ایک اور پریم کہانی

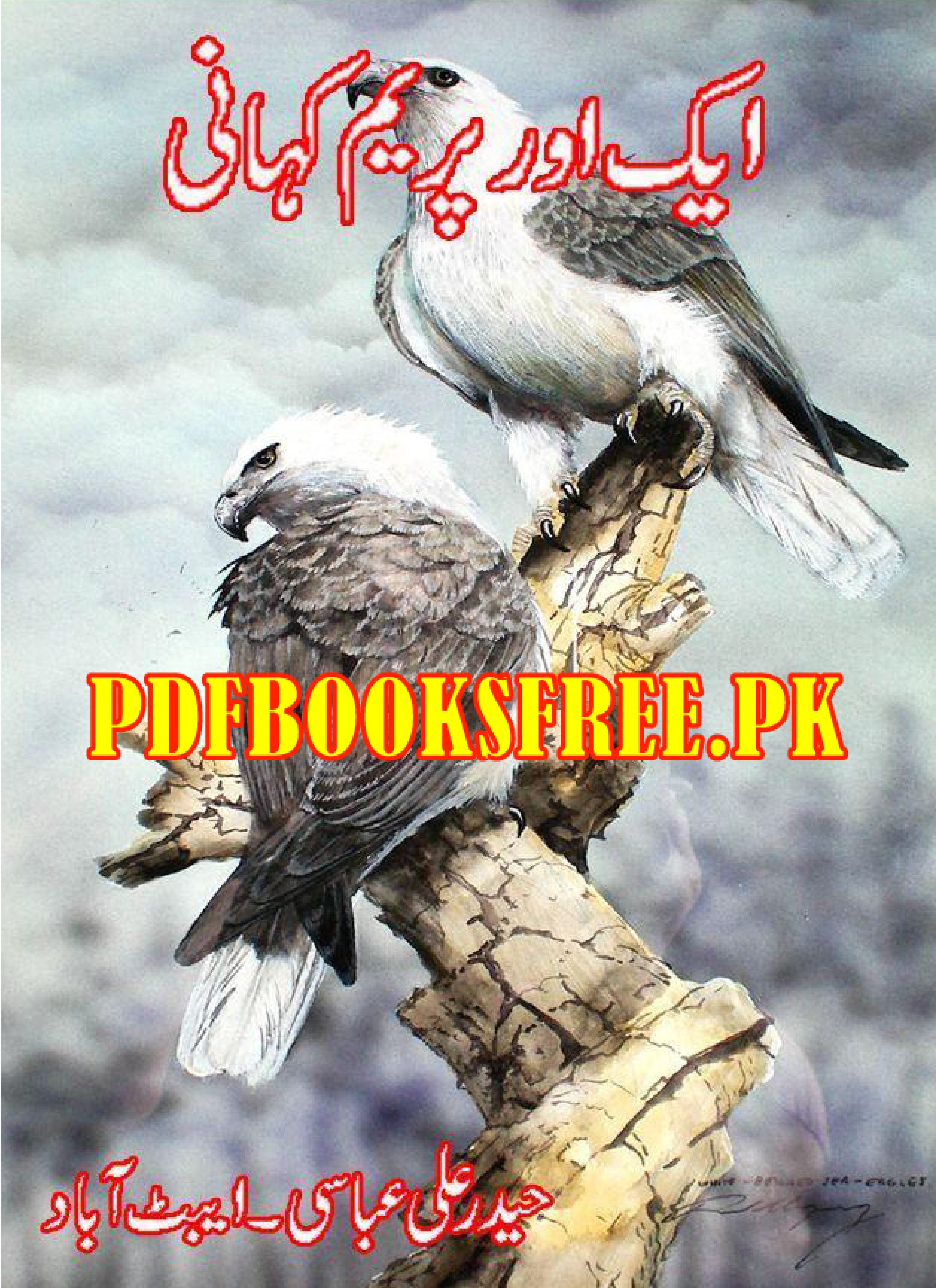

PDFBOOKSFREE.PK

حیدر علی عباسی۔ ایبٹ آباد

ایک اور پریم کہانی

جس طرح موسموں میں بہار کا موسم آتا ہے تو چاروں سمت رنگ برنگے پھول دنیا میں بہشت کا سماں پیدا کرتے ہیں۔ غریب ہوں یا امیر ہر کوئی ان پھولوں کی شوخیوں اور اداؤں سے جی بھر کر دلوں کو محظوظ کرتے ہیں۔ سو اسی طرح اگر گاؤں میں کسی اونچے طبقے کے کسی لڑکے کی شادی ہو تو گاؤں میں وہ گھر رات کو بقعہ نور کا نظارہ پیش کرتا ہے۔ شادی سے ایک ماہ پہلے خوب ہلا گلا ہوتا ہے۔ ایسے دلفریب نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ بوڑھوں کے دل بھی جوان ہونے لگتے ہیں۔ سو اسی طرح میرے کزن کی شادی کے دن جوں جوں قریب

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایک اور پریم کہانی

آرہے تھے تقریبات اپنی رنگینیوں سے عروج تک پہنچ رہی تھیں۔ میں پورے خاندان میں شرمیلے پن کی وجہ سے مشہور تھا۔ خوشی کا سماں ہو یا غمی کا میں بہت ہی کم بولا کرتا تھا۔ شادی سے دو دن پہلے میں گھر والوں کے کہنے پر ان کے سنگ چلا گیا اور پھر ایک کونے میں چپک کر بیٹھ گیا۔

کیرم کی چند بازیاں لگانے کے بعد نیچے ہال میں چلا گیا جہاں پر ایک دل موہ لینے والی تقریب شروع ہونے والی تھی جس میں ڈیک پر گانے لگائے جاتے اور چند بولڈ پرسنالٹیوں کو ڈانس کرنے کی دعوت دی جاتی۔ میرے دو کزن کمپیئرنگ کر رہے تھے۔ پروگرام کے آغاز میں ہی یہ انکشاف کیا گیا کہ آج کے اس شو کو رنگا رنگ کرنے کے لئے دو سپیشل سرپرائز ہیں۔ سب کی طرح میرا تجسس بھی عروج پر تھا کہ سرپرائز کیا ہو گا۔ آغاز میں چند لڑکوں اور لڑکیوں نے اپنے اپنے فن کا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

مظاہرہ کر کے بھرپور داد حاصل کی۔ پھر اچانک میری سماعت سے یہ الفاظ ٹکرائے کہ اس بھری محفل میں آج ایک ایسی پرسنالٹی بھی بیٹھی ہے جس کے اندر فن کا سمندر موجزن ہے "اس کی ادائیں توبہ شکن "دل تھام کے رکھیں آپ کی بھرپور تالیاں ہونی چاہیئں۔

وہ کتنی خوبصورت ہے یہ آپ کی تالیاں بتائیں گی۔ اس پروگرام کی چیف گیسٹ سحر آفریدی.......... پھر واقع ماحول میں ہلچل مچ گئی۔ منچلوں نے دانتوں میں انگلیاں دبالیں۔ بوڑھوں نے بھی عینکوں کو درست کر کے لگایا۔

اس کے بعد مائیک پر میرا نام گونجا۔ میں آفریدی کے جلوے میں کھویا اس پر نگاہوں سے تیر چلائے ہوئے تھا کہ پیچھے سے کسی نے کندھے پر ہاتھ مارا حیدر صاحب آپ کو بلایا جا رہا ہے۔ میں چونکا لرزتے ہوئے قدموں کے ساتھ سٹیج پر پہنچا اور سارا ڈر خوف دل سے نکال کر

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ڈانس کرنے لگا۔ اچانک میری نظریں اٹھی اور سیدھی سحر آفریدی پر پڑیں جو میرے انداز کو بہت انجوائے کر رہی تھی اور ساتھ تالیں بھی بجا رہی تھی پھر آخری لمحوں میں سحر آفریدی کی نقل کرتے ہوئے پورے ہال نے مجھے داد دینا شروع کر دی۔ رحیم شاہ کا گانا کیسی سوہنی دیکھو اج رات آئی اے........ ڈیک پر گانا تو کب کا ختم ہو چکا تھا۔ لیکن تالیوں کا سلسلہ دیر تک چلتا رہا۔ پھر میں نے بھی کسی ماہر شکاری کی طرح سب سے پہلے سحر آفریدی اور بھرپور ہال کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس اپنی نشست پر جا کر بیٹھ گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ناظرین اب وہ گھڑی آن پہنچی ہے جس کا شدت سے آپ سن کو انتظار ہوگا۔ دو سپیشل پرائز میں ایک راؤنڈ تو ہوا ختم اب شروع ہوا چاہتا ہے ہمارا گولڈن سرپرائز ٹائم امید ہے کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ انجوائے کریں گے۔ میں تو خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہا تھا اب

ایک اور پریم کہانی

کچھ رول اس طرح تھا کہ ایک طرف سے بیسٹ تھری لڑکوں اور لڑکیوں کو چنا گیا اور میں نے دیکھا جب لڑکوں میں میرے نام کے لئے ووٹ مانگے گئے تو سب سے پہلے سحر آفریدی نے اپنا ہاتھ فضا میں بلند کیا پھر کیا تھا مجھے تو یوں محسوس ہوا شاید ہی کوئی شخص بڑی مشکل سے ملتا جس نے ہاتھ اوپر نہ اٹھائے ہوں اور پورے ہال میں ہیرو نمبرون ہیرو نمبرون کے الفاظ گونجنے لگے۔ لڑکوں میں ہیرو نمبرون کا خطاب مجھے اور لڑکیوں میں ہیرو نمبرون کا خطاب سحر آفریدی کو ملا اور اب سٹیج کے درمیان ہم تین لڑکے اور تین لڑکیاں کھڑے تھے۔

ہمیں نقد انعامات سے نوازا گیا اور پھر رول کے مطابق ایک لڑکا اور ایک لڑکی نے ڈانس کرنا تھا۔ سب سے پہلے میرے بارے میں آڈیئن کی رائے پوچھی گئی کہ کس کو حیدر کے ساتھ ڈانس کرنا چاہیے۔

کوئی کہہ رہا تھا کہ سحر تو کوئی ہیرا .... محفل میں افراتفری پھیل گئی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پھر یہ رائے دی گئی کہ بیسٹ تھری لڑکیوں پوچھا جائے کہ کون حیدر کے ساتھ ڈانس کرنا چاہتی ہے۔ تو تینوں نے بیک وقت ہاتھ اوپر اٹھا لئے ، ناچنا تو کسی ایک نے تھا۔ آخر فائنل یہ ہوا کہ میں بتاؤں تو بے اختیار میرے لبوں سے سحر کا نام نکلا۔ خوشی سے سحر نے ایک زوردار نعرہ لگایا.......ہو یا.........اور دوڑ کر میرا ہاتھ فضا میں بلند کر دیا۔ سحر کو اتنے قریب دیکھا تو میرے چودہ طبق روشن ہو گئے اس کا حسن تھا کہ یہ تو بس قیامت تھی۔ یہ آنکھیں یہ مستی یہ پلکیں یہ کاجل یہ زلفیں یہ خوشبو یہ چوڑی یہ پائل قیامت قیامت۔ سحر آفریدی تو سر سے پاؤں تک پھولوں کا گلشن تھی۔ پھر میری فرمائش پر یہ گانا لگایا گیا:۔

دل نے یہ کہا ہے دل سے محبت ہو گئی ہے تم سے میرے یار میرے دلبر میرا اعتبار کرلو.......

پھر ہم دونوں نے گانے کی سچویشن کے مطابق حیرت انگیز فن کا

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

مظاہرہ کیا۔ مجھے تو یوں محسوس ہوا کہ فلم دھڑکن میں انڈین اداکار نہیں بلکہ ہم گا اور ناچ رہے ہوں اور پھر محفل کے آخر میں بیسٹ جوڑی ایوارڈ کے لئے میرا اور سحر آفریدی کا نام فضا میں گونجا اور ہم دونوں نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے سٹیج کی طرف بڑھے اور اپنا انعام اور ٹرافی وصول کی اور پھر ایک لڑکی نے ہمارے فوٹو کھینچے اور پھر محفل برخاست ہو گئی اور لوگوں کی چائے کے ساتھ ضیافت کی جارہی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سحر مجھے اپنے ساتھ لڑکیوں میں لے گئی اور اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔ سب کی نظریں ہم پر مرکوز تھیں لیکن سحر تو شہر کی لڑکی تھی اسے اس بات کی کوئی فکر نہیں تھی کہ کوئی دیکھ رہا ہے اور میں مارواڑی الپیرا کے روپ میں کھویا خود کو قسمت کا سکندر سمجھ رہا تھا۔ اور میں اپنی ڈائری بناتے وقت ہمیشہ یہ الفاظ نمایاں حروف میں لکھا کرتا تھا کہ "جانے وہ کون خوش قسمت ہوتے ہیں جن کو وہ کچھ مل جاتا ہے جس کی اس نے کبھی

تمنا نہ کی ہو جس کے لئے اس نے کبھی دعا کے لئے ہاتھ نہ اٹھائے ہوں جس کے لئے اس نے کبھی آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ بہایا ہو۔ جس کو حاصل کرنا اس کا نصب العین نہ ہو اور مجھے یہ سب کچھ آج حقیقت دکھائی دے رہا تھا۔ اور پھر سحر اٹھی اور مجھے اپنے ساتھ لیتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب لے گئی پھر ہمارے لئے چائے اور لڈو لائے گئے ایک کپ میرے اور ایک کپ سحر کے سامنے رکھ دیا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جس وقت میں ڈانس کر رہا تھا سحر آفریدی میرے بارے میں سب کچھ جان چکی تھی کہ میں سیکنڈ ائیر کا طالب علم ہوں اور فلم انڈسٹری میں جانے کا خواہشمند ہوں۔ فلمی سٹوریاں اور گانے لکھتا ہوں۔

ارے صاحب چائے تو ٹھنڈی ہو چکی ہے۔ چائے کا پہلا گھونٹ لیا تو زبردست قے آ گئی اور کھانسی شروع ہو گئی۔ سحر آفرید اٹھ کر بیٹھ گئی کہ کیا ہوا۔ میں نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں صاف کرتے ہوئے کہا

کہ چائے ٹیسٹ کرو۔ پھر سحر کا بھی وہی حال ہوا۔ شاید کسی حاسد نے جان بوجھ کر چائے میں چینی ڈالنے کی بجائے تیز مرچیں ڈال دی تھیں۔ سحر کا مجھ میں انٹرسٹ لینا کسی کو پسند نہیں آیا تھا اور اس نے جذباتی ہو کر یہ گھٹیا انداز اپنایا۔ سحر کا غصے سے برا حال تھا۔ اس نے پیالی اٹھا کر دیوار پر دے ماری اور کمرے میں ایک دھماکے کی سی آواز بلند ہوئی۔ چند لوگ جمع ہو گئے۔ اکثریت نے سحر کے آنکھوں میں آنسو دیکھ کر یہ آئیڈیا لگایا کہ میں نے اسے چھیڑنے کی کوشش کی ہے۔ آخر کسی نے سحر سے پوچھا کہ کیا ہوا تو سحر غصے سے بولی نجانے کس کی آنکھیں اندھی ہو گئی تھیں کہ چائے میں چینی کی بجائے بے تحاشا مرچ ڈال دی ہے، نان سینس.........

اتنے میں میرے خاندان کے افراد جمع ہو گئے۔ میرے چچا مجھ پر تیوری چڑھا کر بولے۔ کاکا اپنی اوقات دیکھ پھر ہوا میں اڑنا۔ مجھے تو

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

یوں لگا کہ آسمان سر پر گر گیا ہو اور میں زمین میں گر گیا ہوں۔ میرے چچا نے بہت کچھ کہا...... میرا میٹر آندھی طوفان کی طرح گھوم رہا تھا۔ میں نے ایک نظر سحر پر ڈالی اور تیزی کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔ باہر آیا تو ایک بزرگ چچا نے پکڑ لیا۔ تمہیں شرم نہیں آتی کہ اکیلے اس کے کمرے میں مٹر گشت کر رہے تھے۔ انہوں نے حسد سے مجھے خوب سنائی لیکن صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو میں نے جو منہ میں آیا نکالا اور غصے کے طور پر پاس پڑی کرسی پر اس قدر زوردار فلائنگ کک ماری کہ کرسی کے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے اور پھر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

باقی رات میں سحر آفریدی کے چن مکھناں روپ میں کھویا رہا اور چپکے چپکے اپنی بے بسی اور بدنصیبی پر آنسو بہاتا رہا۔ اپنی غربت کو خوب کوستا رہا۔ پھر اگلے دن میں شادی میں شرکت کے لئے نہیں گیا۔

سحر آفریدی نے مجھے نہ پا کر فون پر فون کھڑکھڑائے لیکن میں ہر مرتبہ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

انکار کر دیتا اور پھر میں نے رسم حنا میں شرکت نہیں کی۔

شادی والے دن صبح کو میری کزن چاندی میرے گھر آئی کہ پلیز عدی چلو چلیں سحر بہت ڈسٹرب کر رہی ہے۔ سحر اور چاندی دونوں کلاس فیلو تھیں اور دونوں ایک ہی کالج میں پڑھتی تھیں۔ میں نے انجان بن کر کہا کہ وہ ڈسٹرب ہے تو میں کیا کروں۔ دیکھو یہ ایکٹنگ ویکٹنگ بند کرو دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے پاؤں پکڑتی ہوں۔ میری عزت دوستی کا سوال ہے۔ سحر نے کہا ہے کہ اگر میں اسے ساتھ نہ لائی تو وہ اسی وقت واپس چلی جائے گی۔ پھر میرے دل میں خوشی کے لڈو پھوٹنے لگے اور میں نے اپنی کزن سے وعدہ کیا کہ تم جاؤ میں ایک گھنٹے کے اندر اندر آتا ہوں۔ پھر میں نے کلین شیو کرنے کے بعد غسل وغیرہ کر کے خوب تیار ہو کر شوخ کلر کے کپڑے پہن کر اپنی پرسنالٹی کو منفرد بناتے ہوئے چلا گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ایک اور پریم کہانی

جب میں پہنچا تو سحر دوڑتی ہوئی آئی اور بولی دیکھوا پن کے سامنے غصہ ووصہ بالکل نہیں چلے گا سحر آفریدی اس بات کی فکر نہیں کرتی کہ کوئی دیکھ رہا ہے بلکہ وہ وہ کرتی ہے جو اس کا دل چاہتا ہے۔ جو اس کو اچھا لگتا ہے۔ ماشاءاللہ بہت خوبرو ڈیشنگ لگ رہے ہو جیسے شہزادے ہو۔ بااختیار میرے لبوں سے یہ الفاظ نکل گئے کہ تم تو بالکل پرانس آف ویلز لیڈی ڈیانا لگ رہے ہو۔ میری اس تعریف پر سحر کے گالوں میں بھنور پڑ گئے۔ ہم دونوں کی اس قدر بے باکی پر اپنوں نے تیوری چڑھالی۔ پھر سحر مجھے لڑکیوں والے کمرے میں لے گئی۔ اور اپنی قسم دے کر نچایا۔ پھر مجھے اپنے کمرے میں لے گئی۔ اسکی آنکھیں فانوس کی طرح جگمگا رہی تھیں اور چہرہ چاند کو بھی شرما رہا تھا۔ جبکہ میرا دل تیز دھڑک رہا تھا اور پاؤں کانپ رہے تھے۔ ارے ڈرتے کیوں ہو دلبر جانی۔ جانتے ہو دلبر جانی کسے کہتے ہیں۔ میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نے انجان بن کر پوچھا۔

ہاں جو اپنے دل کے قریب ہوتا ہے جان سے پیارا ہوتا ہے جو سب سے اچھا دوست ہوتا ہے اور جو تھوڑا سا پینڈو بھی ہوتا ہے۔ ارے میم صاحبہ میں تو آپ کی زبان سے یہ شہد بھرے الفاظ سننا چاہتا تھا۔

تو سنو آئی لو یو جانی......... مس کی راج دھانی لیکن خیال رکھنا کہ شیشے سے بھی نازک دل ہے دیکھو ٹوٹ نہ جائے کہیں اور......... تو غریب والدین کا بیٹا ہے اور تیرے پاس اونچے اسٹیٹس نہیں بیلنس کوٹھی کار نہیں اور تیری منزل ابھی ادھوری ہے بس یوں سمجھو کہ آج سے میں تمہاری آلہ کار ہوں تمہیں تمہای منزل اور تمہارا حق دلا کر رہوں گی۔ میں وعدہ کرتی ہوں میری آنکھیں نم ہو چکی تھیں کہ خدایا مجھے جیسے گنہگار کو اس قدر چاہنے والا بھی ملے گا۔ پھر زمین کی خاک اور آسمان کی بلندی کے درمیان سمجھوتا ہو گیا ہر مشکل میں ساتھ نبھانے کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY www.pdfbooksfree.pk

عہد و پیمان ہو گئے اور آخر شادی کا دن اینڈ پر پہنچ گیا۔

سحر آفریدی نے واپسی کی تیاری شروع کی اسی کی گاڑی میں اس کو چھوڑنے کے لئے فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ میں خود کو طلسم وہوشربا کی دنیا میں پا رہا تھا۔ سحر نے گاڑی کو مال روڈ کی طرف موڑا عثمانیہ ہوٹل میں ہم نے لنچ کیا اور چائے وغیرہ پینے کے بعد چہل قدمی کی پھر سحر نے واپسی کی تیاری شروع کی اور میں سنی بینک آ کر اتر گیا۔ الوداع ہوتے وقت ہم آبدیدہ ہو گئے۔ پھر جدائی جیت گئی اور ہم دونوں ہار گئے۔

سحر کے جانے کے بعد میں تین دن تک کالج نہ جا سکا آخر مجبور ہو کر اسکو خط لکھا کہ خدارا جلد سے جلد ملنے کی کوئی راہ نکالو میں بہت بے چین رہتا ہوں تیرے بن دل نہیں لگتا۔ ایک ہفتے کے بعد سہ پہر کو سحر آفریدی کا فون آیا کہ ۲۰ تاریخ کو میں نتھیا گلی دو دن کی سیر کو آ رہی

ہوں تم صبح دس سے بارہ بجے تک کلانہ روڈ پر میرا انتظار کرنا۔

۱۹ تاریخ کی رات کو میں ساری رات نہ سو سکا۔صبح میری آنکھیں جلتے ہوئے انگارے کی مانند تھیں آنکھوں میں اتنی گہری سرخی تھی کہ جیسے آشوب چشم ہو گھر سے بہانہ کر کے مری ایک قریبی رشتے دار کے ہاں جا رہا ہوں۔ساڑھے دس بجے کلانہ روڈ پہنچ گیا۔اپنی جان من کی یادوں میں گم تھا کہ کسی گاڑی کے ٹائر میرے پاس آ کر چر چرائے۔ میں ہکا بکا ہو کر تھوڑا لڑ کھڑایا۔ایک بھر قہقہے نے میرا طنز اڑایا۔نگاہیں اوپر اٹھائیں تو ٹکٹکی باندھ لی۔وہ دروازہ کھول کر یوں باہر آئی جیسے فلم انڈسٹری کا کوئی چمکتا دمکتا ہوا ستارہ ایک شان سے بالوں کو جھٹکا دے کر حسن کی شوخیوں کو جگا کر پھولوں کو مسکرا کر شوخی دے کر فضا میں جلترنگ بجا کر میری طرف بڑھی۔

راستے میں اس نے مجھے بتایا کہ میں ڈیڈی کو یہ کہہ کر آئی ہوں کہ میں

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اپنے چند فرینڈز کے ساتھ نتھیا گلی دو دن ٹرپ کے لئے جا رہی ہوں۔

وہ مجھ سے شوخیاں شرارتیں کر رہی تھی اور میں اس کے شہد بھرے انداز سے مدہوش ہو رہا تھا۔ سحر آفریدی نے میری آنکھیں بند دیکھیں تو ایک زوردار بریک ماری اور میرا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرا گیا اور میرے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ میں نے درد سے اپنا سر پکڑ لیا۔

ارے میں کیا بک رہی ہوں اور تم تھوڑے سے بچ کر سو رہے ہو۔ میں نے سوری کہا اور سارا راستہ دونوں سحر کے ساتھ مستیاں کرنے لگا۔ ہنس ہنس کی وہ گالوں کی ملکہ بن گئی تھی۔ اور میری جوانی انگڑائیاں لے رہی تھی۔ جب میری آنکھوں کا اس کی آنکھوں سے تبادلہ ہوا تو سحر حیرانگی سے بولی۔ جان جگر تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے۔ لگتا ہے کہ جیسے نشہ کیا ہوا ہے۔ سحر کی اس شوخی سے میرے ہونٹوں پہ مسکراہٹ چھوٹنے لگی۔ انجوائے کرتے کرتے ہماری منزل نتھیا گلی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

آ گئی۔

آفاق ہوٹل میں ہمارا قیام ہوا۔ کمرے میں جا کر میرا تھکاوٹ سے برا حال تھا۔ سحر کا بھی لانگ ڈرائیونگ کر کے تھکاوٹ سے برا حال تھا۔

علی حیدر صاحب آپ آرام فرمائیں ہم فریش ہو کر آتے ہیں۔ پھر میں مسلسل نیند کی وادیوں میں کھوتا چلا گیا۔ آنکھ کھلی تو دیکھا اچھا خاصا اندھیرا پھیل چکا تھا۔ میرے انگ انگ سے سستی پھوٹ رہے تھی۔ سحر کہیں موجود نہ تھی۔ میں نہا دھو کر خوب فریش ہو کر نکلا تو سحر ڈھیر سارا فروٹ لے کر نمودار ہوئی۔

او تھینک گاڈ تمہیں بھی ہوش آیا۔ ڈنر کرنے کے بعد نتھیا گلی کی خوش گوار آب وہوا میں ہم گھومے پھرے خوب رش وغیرہ تھا۔ اندھیرے میں بھی سحر کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ اور مجھے اس کی سنگت میں نتھیا گلی کسی جنت سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ میں خود کو قسمت

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کا سکندر کہہ رہا تھا بھنورے میرے آگے پیچھے منڈلا رہے تھے۔ ہم

پارک میں جا کر بیٹھے تو دو بھنورے ہمارے کچھ فاصلے پر آ کر بیٹھ گئے۔

میں نے برا محسوس کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم نے واپسی کی تیاری کی تو وہ

دونوں پھر ہمارا پیچھا کرنے لگے۔ مجھے غصہ آ گیا میں رک گیا۔ جب

دونوں پاس آئے تو انہیں روک کر پوچھا:۔

کیا وجہ ہے آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے تم ہمارا پیچھا کر رہے ہو۔ ان میں سے

ایک اکڑ کر بولا یہ جگہ تمہارے باپ کی نہیں جو تم مالک بن گئے ہو۔

دوسرا بولا یہ کھوپڑی دو سال سے بگڑی ہوئی ہے بہتر یہی ہے کہ.....

میں نے دھاڑتے ہوئے کہا کہ چپ کر سلطان راہی کی اولاد پھر

میری آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ میں نے ایک کا گریبان پکڑ کر تین

چار پاور فل مکے اس کے منہ پر رسید کیے اور وہ پیچھے جا کر لگا۔

دوسرے نے میرے منہ پر لات مارنے کی کوشش کی تو میں نے اس

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کی ٹانگ پکڑ کر اسکو بھی دوسرے ساتھی کی طرف اچھال دیا۔

پھر میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو سحر آفریدی مجھ پر جھپٹنے کے انداز میں چیخی چلائی۔ حیدر گولی نہ چلانا گولی نہ چلانا۔ اندھیرا تھا وہ پستول کا نام سن کر یوں بھاگے جیسے گھوڑا سرپٹ بھاگ رہا ہو۔ وہ دونوں وہاں سے یوں غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ میں سحر کی ہوشیاری سے حیران رہ گیا۔ میں نے جیب میں ہاتھ اس لئے ڈالا تھا کہ کمرے کی چابی نکالوں اور اسے مکے میں رکھ کر اسکے منہ پر رسید کروں۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ہم دونوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔ کمرے میں بھی آ کر ہم اس اداکاری پر خوب محظوظ ہوئے۔ ہم رات کو مستقبل کے منصوبے بناتے رہے لیکن حدود کی سرحدوں کے اندر اندر ایک دوسرے کو چھیڑتے رہے۔ رات کو دیر تک جاگنے کی وجہ سے صبح ہم دیر سے جاگے۔ سہ پہر

کے وقت ہم نے لالہ زار کی پہاڑی کی جانب سفر شروع کیا۔ لالہ زار کی پہاڑی جنت کا سماں پیش کر رہی تھی پہاڑی پر چاروں طرف سفید اور پیلے رنگ کے پھول اور خوبصورت آب و ہوا قدرت کی صفات کھول کھول کر بیان کر رہے تھے۔ خوبصورت پھولوں کے درمیان ہم نے ایک دوسرے کے چند فوٹو کھینچے پھر سحر نے اپنا سر میرے کندھے پر رکھ دیا اور میں خود یہ گمان کرنے لگا کہ میں پرستان میں ہوں اور پریوں کی شہزادی حسن کی ملکہ میرے پاس میرا دل لبھانے کے لئے آئی ہوئی ہے۔

سحر کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر مجھے یوں لگا کہ بہار پھر لوٹ آئی ہو اور پھول ہر طرف کھلنے لگے ہوں۔ سحر نے جونہی واپسی کے لئے قدم اٹھائے تو رنگ برنگے پھول چوم چوم کر حسن کے مہتاب کو یوں سجدہ وار ہوئے جیسے ایلورا کے غاروں کی الپسیر انظاروں کو مدہوش

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

کرنے کے لئے غاروں سے نکل آئی ہو۔ایک دفع پھر ہماری بانہیں ایک دوسرے کے گلے کا ہار بنیں۔ہم ایک دوسرے کو سہارا دے کر آگے بڑھ رہے تھے۔ایک جگہ سحر کا پاؤں پھسلا اور میری بانہوں نے بروقت حرکت کر کے ایک یقینی حادثے کو بچالیا۔میرے دل کے ٹکڑے ہونے سے بچ گئے۔میری سحر کو کچھ ہو جاتا تو میں یہ زخم کیسے سہہ سکتا تھا۔اس کا برقی کشش والا چہرہ ہی تو میرا کل کائنات تھا۔اسکا چہرہ ہی دیکھ کر میرے دل کی دنیا منور ہوتی تھی۔

ہلکا ہلکا اندھیرا چھایا ہوا تھا کہ ہم واپس ہوٹل میں پہنچ گئے سحر کا تھکاوٹ سے برا حال تھا اور میں اپنی جانو کی خدمت بجالانے لگا۔وہ شہر کی کلی اور میں گاؤں کا کڑیل نوجوان....میں سحر آفریدی کے ہاتھ پاؤں دبانے لگا کاش یہ اسی طرح میرا چاہنے والا شادی کے بعد بھی اسی طرح محبت کے پھول نچھاور کرتا رہے۔ریشم جیسا نرم و ملائم بدن

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

دبانے سے مجھے روحانی تسکین مل رہی تھی۔

بس بابا بس......تھک گئے ہو۔ ماں قسم ساری رات جاگ جاگ کر تمہاری خدمت کر سکتا ہوں۔ میں اس گہرے اور شوخ الفاظ نے سحر کے گالوں پر پھول کھلا دیئے۔ تم بہت شرارتی بچے ہو۔ لگتا ہے تمہارا علاج کرنا پڑے گا تم اس طرح سیدھے نہیں ہو گے۔ دیکھو کب سے کمر میں بل پڑا ہے ذرا اسے بھی سیدھا ہونے دو.........

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس کے بعد ہم نے ڈنر کیا اور پھر مستقبل کے بارے میں منصوبے بنانے لگے۔ پیار کرنے والوں کو جس چیز کا ڈر ہوتا ہے وہ جدائی ہے۔ ہمیں بھی یہی فکر پاگل کیئے جا رہی تھی کہ صبح ہم نے پھر جدائی کا کڑوا گھونٹ پینا ہے۔ صبح آٹھ بجے تک ہم دونوں جاگے رہے پھر واپسی تیاری شروع ہوئی۔

دونوں کے چہروں پر افسردگی چھائی ہوئی تھی۔ کلانہ روڈ پہنچ کر ہماری

آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تھے۔ دونوں ہار رہے تھے اور جدائی جیت رہی تھی۔ وہ پل مجھ پر قیامت کیطرح بھاری گزرا جب میں دروازہ کھول کر باہر نکلا۔ سحر آفریدی نے آنسو صاف کرتے ہوئے بیگ میں سے ایک پیکٹ میری طرف بڑھایا۔ یہ کیا ہے؟ یہ ایک چھوٹا سا نذرانہ ہے میری طرف سے۔

آگے ہی میں تمہارے احسانوں کے بوجھ تلے دبا پڑا ہوں میں نے پیکٹ لینے سے انکار کر دیا۔ دیکھو مسٹر بچوں کیطرح مت کرو جب تم کسی قابل ہو جاؤ گے تو سارے بدلے گن گن کر چکانا میں نے وہ پیکٹ لے لیا۔ پھر سحر نے گاڑی کو آہستہ آگے بڑھا دیا۔

گھر آ کر میں نے وہ پیکٹ کھولا تو اس میں ایک پرفیوم گھڑی ایک لاکٹ اور پانچ ہزار روپے نقد اور ساتھ ایک رقعہ بھی تھا۔ یہ حقیر سا نذرانہ قبول فرمائیے۔ سحر آفریدی

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اس دوران گھر والوں کو میرے افئیر اور سرگرمیوں کے بارے میں خبر ہوگئی۔لیکن میرے اکھڑپن کی وجہ سے کسی نے پوچھنے کی جرات نہ کی۔اسی پیریڈ کے دوران گاؤں کی بہت کی دوشیزاؤں نے مجھ سے پیار کی پینگیں بڑھانے کی کوشش کی لیکن میں نے سب کو مسترد کردیا۔ میں اپنی سحر کے سوا کسی کو ایک نظر بھی دیکھنا پاکیزہ محبت کی توہین سمجھتا تھا۔میں سحر کی محبت اور یادوں میں بل بل گم تھا کہ ایک دن سحر کا فون آگیا کہ میرے ممی ڈیڈی میرے بھائی کے پاس لندن جارہے ہیں۔ انہوں نے اپنا ٹکٹ کنفرم کرالیا ہے۔یہ خبر مجھ پر بجلی بن کر گری۔

کیاتم بھی میرا ساتھ چھوڑ کر جارہی ہو۔ہاں میں بھی جاؤں گی۔

٦ تاریخ کو میرے ممی اور ڈیڈی اور ۹ تاریخ کو میں جاؤں گی۔

مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے دل کی کرچیاں کرچیاں ہوگئی ہیں۔

ارے اداس ہوگئے پاگل کہیں کے۔اچھا مجھے ایک ضروری کام کے

سلسلے میں ابھی باہر جانا ہے میری بات غور سے سنو۔ ۵ تاریخ کو ٹھیک ساڑھے دس بجے این ایس پارک میں میں تمہارا انتظار کروں گی۔ اگر تم دیر سے آئے تو تمہیں سزا ملے گی۔ بائے

کیا گزرتی ہے دل پہ جب یار جدا ہوتے ہیں
آنسو تیر جگر بن کے جگر کے پار ہوتے ہیں

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میرے دل کی دنیا لٹ چکی تھی۔ میری آنکھوں سے نیند یا اڑ چکی تھی میں جدائی کا غم آنکھوں سے موتی بکھیر کے کم کیا کرتا تھا۔

جب دل کو پھر بھی سکون نہ ملا تو سگریٹوں کا سہارا لے لیا اپنی حالت کو مجنوں کی طرح کا کر لیا تھا۔ آخر کار پانچ تاریخ بھی آ پہنچی۔ میں این ایس پارک میں بیٹھا اپنی جان من کا انتظار کر رہا تھا ساڑھے دس بج

چکے تھے لیکن سحر آفریدی کا کہیں نام ونشان تک نہیں تھا۔ پارک میں بہت ہی کم رش تھا۔ میں گردن نیچے کیے سوچوں میں گم تھا کہ چار لڑکے میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ ایک بولا لگتا ہے بے چارے کو اپنی محبوبہ کا بڑی شدت سے انتظار ہے۔ کیا خبر مجنوں بابا کہیں لڑکیوں کو بہلا پھسلا کر اغواہ وغیرہ کا کام کرتا ہو۔ ایک نے میرے بالوں کو جھٹکا دے کر کہا اے سچ سچ بتا تو کافی دیر سے یہاں بیٹھا کس سونے کی چڑیا کا انتظار کر رہا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

وہ اول فول بک رہے تھے آخر میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ میں ان چاروں سے ٹکرا گیا۔ پھر کراٹے کا فن جو مجھے آتا تھا جو میں نے اپنے بھائی کے دوست سے ہلکے پھلکے سیکھے تھے سب گر ان پر آزمانے لگا۔ ۱۵ منٹ تک میں ان چاروں سے لڑتا رہا اور اس دوران ان کی اچھی خاصی پٹائی کر چکا تھا۔

اس دوران کافی لوگ ہمارے اردگرد جمع ہو گئے جب ان کے زخم ان کو ستانے لگے تو وہ مجبورا بھاگ گئے۔ میرا موڈ اچھا خاصا آف ہو چکا تھا۔ میں نے اپنے جسم وغیرہ کو ٹٹولا کہ کہیں کوئی گہرا زخم تو نہیں آیا ہے۔

ایکسی لنٹ مائی ڈیئر فرینڈ! مجھے فخر ہے کہ میری چوائس بالکل درست ثابت ہوئی۔ سحر آفریدی آنکھوں پر چشمہ لگائے ڈیانا کٹ کیے ہوئے بالوں کو فلمی انداز میں جھٹکا دے کر میری تعریف کر رہی تھی۔ مجھے سحر کی تعریف سے خوشی بھی ہو رہی تھی اور غم بھی۔ دکھ اس بات کا تھا کہ میرا ان لوگوں سے آخر جھگڑا کیا تھا نہ کوئی دشمنی تھی آخر ایسا کیوں ہوا۔ سحر آفریدی مجھے لے کر ایک طرف گھاس پر بیٹھ گئی بائی داوے یہ اپنا دفاع کرنا کہاں سے سیکھا ہے۔ بڑے اچھل کود کر ان کو مکے لاتیں مار رہے تھے۔ پتہ نہیں کس نے انہیں بھیجا تھا لڑائی کے جوہر دکھانے کے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لئے مجھے پھر غصہ آ گیا۔

یہ غنڈے میں نے بھیجے تھے۔ مجھے سحر کی اس بات پر غصہ آ گیا۔

کیوں؟ ریلیکس مائی لو! یہ جاننے کے لئے کہ خدانخواستہ کل اگر مجھ پر کوئی برا وقت آ جاتا ہے تو کیا تم میرا دفاع کر سکو گے کہ نہیں اور تم نے ثابت کر دیا ہے کہ تم ایک بہادر آدمی ہو۔ مجھے تم پر فخر ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ارے مجھ سے ایسی کون سی غلطی سرزد ہو گئی ہے جس کا تم نے اتنا کڑا امتحان لیا ہے۔ ارے پاگل پریمی آزمائش اور امتحان تو محبت کی پہچان ہیں اور تم نے یہ محاورہ تو سنا ہی ہو گا کہ جہاں پھول وہاں کانٹا .... کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا تو پڑتا ہے۔

اچھا ڈارلنگ یہ لیکچر بند کرو اور یہ یاد رکھنا جو تمہاری طرف غلط نظر اٹھا کر دیکھے گا میں اس کی آنکھ نکال دوں گا۔ اس کی جان لے لوں گا۔ اچھا چھوڑو ان باتوں کو یہ بتاؤ کہ تم مجھے چھوڑ کر لندن کیوں جا رہی ہو۔

میرا شوق ہے گوروں کا دیس دیکھنے کا۔سحر مسکرا رہی تھی جبکہ میرے دل پر چھریاں چل رہی تھیں۔

ارے میں تمہیں بتانا بھول گئی کہ میرا ایک ہی بھائی ہے وہ لندن میں بہت بڑا بزنس مین ہے اکیلے اس سے کاروبار سنبھالا نہیں جاتا اس لئے اس نے ڈیڈی کو مدد کے لئے بلایا ہے۔

اس لئے ڈیڈی جا رہے ہیں تو ممی اور مجھے بھی جانا پڑ رہا ہے۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

لیکن پیارے تم فکر نہیں کرو میں اسی لئے تین دن بعد جا رہی ہوں کہ تم کو اپنی سب پلاننگ بتا دوں۔

میرے کیا کیا منصوبے ہیں جنہیں پایا تکمیل تک پہنچانا ہے۔

صبح آٹھ کا وقت تھا کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا۔ اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا دروازہ کھولا تو سحر تھی۔ پھر ہم دونوں نے ہوٹل میں ہی ناشتہ کیا اور پھر سحر مجھے اپنے گھر لے گئی جو نفیس قسم کی حویلی نما مکان تھا۔ کمروں کی ڈیکوریشن بڑے ہی اعلی انداز میں کی گئی تھی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

سحر نے اسے بتایا کہ وہ برطانیہ سے ٹھیک ایک ماہ بعد آئے گی اور میرا ویزہ بھی ساتھ لائے گی۔ عدی میں تمہیں تمہارے قدموں پر کھڑا کرنا چاہتی ہوں میں تمہیں تمہارا حق اور منزل دلانا چاہتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ کل تمہارا اونچا نام ہو بلکہ بلند مقام ہو کہ سماج کی کوئی دیوار ہماری محبت کے آگے دیوار نہ بن سکے ہم دونوں بغیر کسی مشکل کے ایک ہو جائیں۔ وہ مجھ پر احسانوں پر احسان کیے جا رہی تھی اور میری آنکھیں ہر بار نم ہو جاتیں تو سحر مجھے ڈانٹنے لگتی وقت کو چاہے جتنا

باندھ لو وہ رکنے نہ پائے گا۔ وہ تین دن ہم دل والوں کو یوں لگے جیسے آنکھ جھپکائی اور گزر گئے۔

میں سحر کو چھوڑنے چکلالہ ائیر پورٹ تک گیا۔ میرا سارا جسم کانپ رہا تھا۔ سحر مجھ سے ملی اور آخری الفاظ شعر میں کہے۔

کی ہے دوستی تو عمر بھر نبھانا اس کو
کہیں مشکل پڑ جائے تو چھوڑ نہ جانا مجھ کو

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

پھر جہاز میرے دیکھتے دیکھتے ہی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ گھر پہنچا تو ٹی وی آن کیا۔ خصوصی بلٹن نشر ہونے لگا۔ پہلی خبر مجھ پر ایٹم بم بن کر گری کہ میری روح تک زخمی ہو گئی۔ لندن جانے والا جہاز کریش ہو گیا...... پھر مجھے کوئی ہوش نہ رہا۔ میں چیخنے اور دھاڑنے لگا۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور دھڑام سے گر پڑا۔

تین گھنٹوں بعد ہوش آیا تو دیکھا کہ سارا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے میرے ہوش میں آتے ہی طرح طرح کے سوال مجھ سے ہونے لگے۔لیکن میں سارے سوالوں سے بے نیاز بچوں کی طرح رو رہا تھا۔میرے منہ کو چپ لگ گئی تھی۔گھر والوں کو پتہ لگ چکا تھا کہ اسے دل کا بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے پھر میں نے تنہائی اختیار کر لی اپنے مقدروں کو کوستا کہ کاش میں پیدا ہی نہ ہوتا۔کاش میری سحر سے ملاقات ہی نہ ہوتی۔لیکن قسمت کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔وہی جو میرا ویزہ لینے گئی تھی جو مجھے بلند مقام پر پہنچانا چاہتی تھی۔تقدیر کے لکھے ہوئے کے آگے مات کھا گئی۔

”جو چیز حاصل نہ ہو سکے اس پر صبر کرنا چاہیے۔

اکثر میرے خوابوں میں آتی ہے اور ہنستی ہوئی مجھے ملتی ہے جیسے کہہ رہی ہو کہ دل کے بدلے دل تو ساری دنیا دیتی ہے ہم دل کے بدلے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

اپنی جان بھی دے دیں گے۔

وہی جس میں میرے حسین خوابوں کو سجایا تھا اور ناموں کو حسن اور دل آویزی دی تھی آج مجھے تڑپنے کے لئے اکیلا چھوڑ گئی تھی۔ میری محبت کی مثال بھی اسی طرح ہی تھی کہ میری محبت روز کے سورج کیطرح نکلی اور پھر شام کو غائب ہو گئی۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نگاہیں بھی ملتی ہیں دل سے دل بھی ملتا ہے
مگر ایک چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk